یہ سحر تجھے مبارک، جو ہے ظلمتوں کی ماری

یوم جمہوریہ پر جشن جمہوریت کے حوالے سے:

دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہندوستان میں اسوقت انہتر واں یوم جمہوریہ منایا جارہاہے، روایتی شان کے ساتھ یوم جمہوریہ کی تقریبات برپا ہونے جارہی ہیں، ہندوستان کی مرکزي حکومت جس کا بنیادی نکتہ نظر جمہوری قدروں کے خلاف ہے وہ لوگ بھی یوم جمہوریہ منائیں گے، ان کی نمائندگی اور سرکردگی میں پوراملک یوم جمہوریہ کے جشن میں ڈوب جائے گا، سبھی کو تہہ دل سے یوم جمہوریہ مبارک۔

لیکن آج درحقیقت یوم احتساب ہے، جمہوری قدروں کو ہندوستان نے کس طرح حاصل کیا تھا؟ اور کس لیے حاصل کیا تھا؟ جن بنیادوں پے جمہوریت قائم کی گئ تھی، کیا آج ان کی ساکھ باقی ہے؟

آپ یوم جمہوریہ ضرور منائیں، لیکن گائے کے نام پر قتل ہونے والے سینکڑوں معصوموں کا خون بھی یاد رکھیں، جو آج بھی اسی جمہوریت کے کاندھوں پر انصاف کی بھیک مانگ رہے ہیں!

ذرا نظریں دوڑائیں اور جائزہ لیں، آپ کے آس پاس ایک بھیڑ ایک جم غفیر خوف اور ہراس کی نفسیات کے ساتھ بوکھلا کر، جشن جمہوریت کی طرف دوڑتا نظر آئے گا۔

ہمارے ملک کے سربراہان کا لفظی نعرہ سوا سو کروڑ ہندوستانیوں کے لیے ہوتا ہے، لیکن اس خوش بیانی کی زمینی حقیقت یہ ہیکہ، ملک بھر کے اہم عہدوں پر RSS کے تربیت یافتہ افراد کا تقرر کیا جارہاہے، تقریباً سسٹم پر ایک مخصوص ذہنیت قابض ہوتی جارہی ہے، اُس سسٹم کے مخلص افراد کا حشر جسٹس برج گوپال لویا کی صورت میں سامنے آرہاہے، سماج کے مخلص افراد کا حال، گووند پانسرے، اور گوری لنکیش کی صورت میں سامنے آرہاہے، صورتحال اسقدر بے قابو ہوچکی ہے، کہ سپریم کورٹ کے چار، چار ججز کو بھی میڈیا کا سہارا لیکر اعتراف کرنا پڑرہاہے، کہ جمہوریت خطرے میں ہے، دوغلے پن کا عالم یہ ہیکہ، ایک ہی جمہوری ملک میں کشمیر کے مظاہرین کے لیے پیلیٹ گنوں کے دہانے کھول دیے جاتے ہیں لیکن اُسی جمہوری ملک میں رام رحیم کے غنڈوں کو کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے، اور اسوقت بھی اس کا کھلا مشاہدہ ہورہاہے، سپریم کورٹ نے ایک فلم کو ریلیز ہونے کی آزادی دی، اجازت دی، لیکن راجپوت کرنی سینا نے ملک بھر میں جنگ چھیڑنے کا اعلان کردیا، ہنوز تشدد جاری ہے، سرکاری املاک اور عوامی ذرائع نذر آتش ہورہے ہیں لیکن نا پیلیٹ گن نظر آتیں ہے نا ہی جوانمرد افواج، کرنی سینا سپریم کورٹ کے حکمنامے کو دندناتے ہوئے کچلتی جارہی ہے، لیکن جمہوری حکومتیں مجبور ہیں۔

یوم جمہوریہ کا جشن منانے کو آخر ایسا کیا ہے؟

آئیں، ذراسوچیں جذباتیت سے پرے بنیادی ضروریات کے متعلق سوچیں،

کیاہندوستان سے بے روزگاری ختم ہوگئ؟

کیاہماری عوام کوصاف ستھرا کھانا، حفظان صحت اور اچھی تعلیم مل رہی ہے؟

کیاہمارے ملک سے غریبی کاصفایاہوگیا؟

کیاخط افلاس سے نیچے جانے والوں کی تعداد میں کمی ہوئی؟

یقیناً نہیں!

تو پھر ایک انسانی دل و دماغ اور سچے ہندوستانی کی حیثیت سے سوچیں، اتنی گئی گذری اور بپھرتی صورتحال میں کروڑوں اور اربوں کے جشن کا کوئی جواز ہے؟ کاہے کی پریڈ اور کیسی پرچم کشائیاں؟ جبکہ پرچم معصوموں کے خون سے آلودہ اور اپنی معنویت کے لحاظ سے سرنگوں ہورہاہو، توپہلے ضرورت اس کی معنویت کو مستحکم کرنے کی ہے، اس پرچم کے سہارے سسٹم میں گھس کر خون چوسنے والوں کوکیفر کردار تک پہنچانے کاعزم ہوناچاہیے، اس کے علاوہ جشن در حقیقت:

ہماری عوام کی غربت کا، کسانوں کی خودکشی کا، پھیلے ہوئے کرپشن بچوں کی غذائی قلت اور ہماری غربت کا جشن ہے۔ حب الوطنی کے کھوکھلے خول اور سیکولرزم کے پھٹے ڈھول سے باہر نکلیں توحقیقتاً جشن جمہوریت ایک ظالمانہ اور بھدا مذاق ہے، جہاں نصف سے بھی زائد ہمارے بچے غذائی قلت کے شکار ہوں، 1.25 ملین ہندوستانی آبادی میں سے 75٪ فیصدی آبادی کھلے طور پر خوفناک غربت اور بدترین ڈر اور خوف کی نفسیات میں جی رہی ہو، جہاں باشندے بنیادی تعلیمی سہولیات کو ترس رہے ہوں، جہاں عورتوں پر آج بھی مظالم کے پہاڑ توڑے جارہے ہوں، مادر رحم سے قتل سے لیکر پیدائش کے معاًبعد اور شادی تک صنف نازک کو قتل کردینے کا سلسلہ آج بھی جاری ہو، جہاں کسانوں کی خودکشی کا سلسلہ برابر جاری ہو، جہاں ہر طرح کی "اچھی سرکار" کے باوجود کرپشن ہر طرح اور ہر طرف چھایا ہوا ہو، جہاں کے نیتا اپنی عوام کا استحصال کرتے ہوں، ایسی جگہ پر یوم جمہوریہ کا جشن!! یہ مذاق ہے ایک بدترین مذاق ہے!

ایک انسان ہونے کی حیثیت سے شرمساری کا مقام ہیکہ، ہماراملک آج بھی استحصالی ہاتھوں میں ہے، جمہوریت کی باگ ڈور استحصالی ہاتھوں میں ہے، ملک کی اکثریت، مذہب کے نام پر، عقیدت اور حب الوطنی کے نام پر کہیں ماری جارہی ہے، کہیں زندہ جلائی جارہی ہے، توکہیں بے وقوف بنائی جارہی ہے، ملک کی سیدھی سادھی اور بھولی بھالی عوام یہ سب سہتی ہے، مرتی ہے، کٹتی ہے، ملک کے لیے، مذہب کے لیے، کانسٹی ٹیوشن کے لیے، ایسے میں جشن جمہوریت مذاق ہے!

اپنی عوام اور برادران وطن کے ساتھ اس مذاق میں آپ شریک ہوجائیں، لیکن میں جاننے کے باوجود اس مذاق میں شریک ہوجاؤں، خدارا اسقدر انسانیت سوز امیدیں مجھ سے قائم نا کریں میرا ضمیر مجھے ایسے ڈھونگ پر آج تک آمادہ نہیں کرسکا

ہے۔ ہوسکتاہے آج آپ مجھے منفیت سے موسوم کریں، بالکل کریں، یہ آپ کا فرض ہے، اور میرا اعزاز ہے، میرا حق ہے، دراصل اپنے اہل وطن کے ساتھ ہورہے مذاق نے مجھے منفی بنادیاہے، یہاں انسانیت پر جو غیر انسانی بلکہ حیوانی ستم ڈھایا جارہاہے، اس انسانیت کے کرب میں، مجھے ڈھکوسلہ باز مثبتیں نظر نہیں آتیں، جمہوریت کو قتل کرنے کا عزم رکھنے والے جمہوریت کا پرچم اٹھائیں، پوری ڈھٹائی سے اسی کے سہارے اپنے مکروہ عزائم پر عملدرآمد کریں پھر انہی کے ساتھ جشن جمہوریت کے کیا معنی؟ آپ اپنے مثبت اور اعلیٰ ترین دماغ کے ساتھ ایک روشن ہندوستان دیکھتے ہیں، لیکن میں اپنے دل و دماغ سے دیکھتاہوں، توہندوستانیوں کو رنجور پاتاہوں، افسردہ وپژمردہ پاتاہوں۔

میں سلامی دیتاہوں ترنگے کو، میں چومتاہوا جمہوریت میں موجود انسانی قدروں کو، لیکن ان دونوں کو میں سسکتا، بلکتاپاتا ہوں، ان پر رنگ آمیزی تو نظر آتی ہے البتّہ ان کی جاذبیت کہیں گُم ہوگئی ہے، میں اپنے کمرے کے ایک کونے میں بیٹھ کر ترنگے کو سنواروں گا، سجاؤں گا، اپنے ملک کی تعمیر وترقی کے لیے عزائم تیار کرونگا لیکن میں جشن جمہوریت میں لٹیروں اور ڈاکوؤں اور جمہوریت کے قاتلوں کے ساتھ ہرگز شرکت نہیں کرونگا۔

میں بھی جشن جمہوریت مناؤں گا، لیکن تب، جبکہ میرے ہندوستان کی عوام عمدہ بودوباش سے خوشحال ہوجائے گی، اعلیٰ تعلیم انہیں حقیقی ترقیات کے زینوں پر گامزن کردے گی، یہ تبھی ممکن ہے جب ہم سچ بولیں، حق بولیں اور حق کریں، اسوقت جمہوریت ظلمات کے سائے تلے ہے، یہ سحر ہرگز نہیں ہوسکتی، اسوقت جمہوریت کو ظالموں اور نفرت کے سوداگروں نے گھیر رکھاہے، اسلئے میں اسے سحر کبھی نہیں کہہ سکتا

مجھے یقین ہے، میرا عقیدہ ہے، میرا عزم ہے، کہ ایسادن میرے اسی ملک میں ضرور آئے گا، گرچہ میری موت کے بعد آئے، مدتوں بعد آئے، اُس دن میری روح سرشار ہوگی، اس دن میری روح آسمانی بلندیوں اور فضاؤں کی خنکی میں سماکر مادر وطن پر نچھاور ہوگی، اس دن میں جشن مناؤں گا، پھول اور گلاب کی پتیاں لطف وسرور کی کیفیت کے ساتھ نچھاور کروں گا۔

کہ:



میری رات منتظر ہے کسی اور صبح نو کی
یہ سحر تجھے مبارک، جو ہے ظلمتوں کی ماری



از قلم: آزاد بھارت کا آزاد صحافی

سمیع اللہ خان، جنرل سکریٹری: کاروانِ امن وانصاف

ksamikhann@gmail.com